بیاناتِ خوشتر "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ"

گیارہویں قسط

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام

حضرت علامہ مولانا

حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا **محمد مسعود اظہر** قادری رضوی

سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ **الحاج محمد میاں** خوشتر صدیقی قادری

خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دار الرضا

عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com


بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:............بیاناتِ خوشتر "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" (گیارہویں قسط)

اسپیکر:............حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ"

موضوع:............حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زیرِ سرپرستی:............شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:............شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:............حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:............مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:............حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:............22

پبلشر:............مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم o فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم o

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاط بل احیاء عند ربھم یرزقونo

صدق اللّٰہ مولانا العظیم ط وصدق رسول النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاھدین والشاکرین والحمدللّٰہ رب العالمین o

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہo ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیماo

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

رب کریم کا کرم ہے، رسول کریم حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا صدقہ ہے کہ جس نے ملتِ اسلامیہ کو اور بالخصوص سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل کو ماہِ محرم الحرام کی نویں شب عطا کی۔ محرم کا یہ عشرہ اختتام کی طرف جاتا ہے اور کل آنے والی رات دسویں ہے اس لئے دس محرم الحرام کا پروگرام مکمل ہوا ہے۔ آج میرے اور آپ کے سامنے موضوع ہے وہ اسداللہ واسدالرسول، سید الشہداء حضرتِ امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ہے اور حضرت امامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ہے۔

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اب آپ سوچ لیجیے کہ اِس زمین پر جانے کتنے لوگوں کو ٹائٹل دیئے۔ دنیا والوں نے دنیا والوں کو ٹائٹل دیئے لیکن حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ گرامی پر جب نظر پڑتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے پیارے چچا جان کو دنیا میں جتنا مقام تھا اُس سے اللہ تعالیٰ نے اتنا اونچا مقام کہ ساری دنیا کے ٹائٹل کے ایک طرف ،ساری دنیا کی عزتیں ایک طرف ،ساری دنیا کا مرتبہ ایک طرف اور حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو شرافت تھی بارگاہِ رسالت سے ملی، جو مقام اور عزت تھی۔

اسد اللہ و اسد الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میرے عزیزو، میرے دوستو! میں اسلام کی صرف بات نہیں کرتا جب سے دنیا بنی اور جب تک دنیا رہے گی دور دور تک اِس ٹائٹل کا انسان نظر نہیں آتا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں اسد اللہ کہا، اللہ کا شیر۔ اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے اپنے چچا جان کو اسد رسول اللہ کہا، اللہ کے رسول کا شیر۔ اب آپ سوچیں کہ اللہ کا شیر اور اللہ کے رسول ﷺ کا شیر۔ اِس مقام کا اندازہ کون کرسکتا ہے؟ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ مدینہ کا قطب، وہ مدینہ جس میں حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ جلوہ فرما ہوں۔ مدینے کی قطبیت حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھی ۔جو بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کرتا آج بھی اہل دل اور اہل نظر کا، اہل نسبت یہ جانتے ہیں، اہل طریقت کو یہ بات معلوم ہے کہ اگر کچھ محمد رسول اللہ ﷺ سے لینا ہے اور حضور کی بارگاہ میں کوئی معروضہ پیش کرنا ہے، اگر محمد رسول اللہ ﷺ

سے بھیک لینی ہے تو جائیں پہلے اُن کے چچا جان حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دیں، وہاں جو کر سلام عرض کرو۔اور اُن کے وسیلہ سے محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دو۔تو پھر تمہاری حاضری بھی مکمل ہوگی اور زیارت بھی مکمل ہوگی۔

ولادت باسعادت حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج کا موضوع اِس قدر غمناک ہے اور اِس میں بے شمار فضیلتیں ہیں، نصیحتیں ہیں، حکمتیں ہیں جن کو بیان کرنے کیلئے وقت چاہئے ۔رب کریم کا شکر ہے کہ ہمیں پہلی بار محرم کی جلسوں میں حضرت سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کا موقع ملا ہے۔سوچئے سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادت سے دو سال پہلے حضرتِ حمزہ پیدا ہوئے۔حضور ﷺ سے آپ عمر میں تقریباً دو سال بڑے ہیں ۔یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ حضرتِ عبدالمطلب کے شہزادے اور حضرتِ عبداللہ کے بھائی اور محمد رسول ﷺ کے پیارے چچا جان ہیں۔

چچاؤں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے

حضور ﷺ کے چچا مشہور روایت کے مطابق حضرت عبدالمطلب کے بارہ لڑکے اور بارہ لڑکوں میں ایک حضرتِ عبداللہ تھے حضور ﷺ کے والدِ ماجد اور باقی گیارہ، اِن میں سے صرف دو کو اسلام لانے کا شرف حاصل ہوا۔ اِن دو میں سب

سے پہلے حضور ﷺ کے دامنِ رسالت میں آئے، سب سے پہلے جو نبوت کی چھاؤں میں آئے، سب سے پہلے محمد رسول اللہ ﷺ کی مدد کیلئے، محمد رسول اللہ ﷺ کی حمایت کیلئے، محمد رسول اللہ ﷺ کی تائید کیلئے، حضور ﷺ کی تکریم کیلئے جو سب سے پہلے میدانِ عمل میں آیا وہ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

چھپ کر عبادت کی جاتی تھی

میرے دوستو! اسلام کی مدد کرنے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی مدد کرنے اور حضور ﷺ کی تائید کرنے کیلئے اُس زمانے میں آنا وہ آسان نہیں تھا۔ بڑی ہمت والے لوگ، بڑے دل اور جگر والے لوگ وہ کانپتے تھے۔ محمد رسول اللہ ﷺ پر کافروں کا شدید دباؤ تھا۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کعبہ خدا کا گھر، محمد رسول اللہ ﷺ کے باپ دادا اور پردادا کا کعبہ، لیکن کعبے میں نماز نہیں پڑھ سکتے تھے۔ کعبے میں کھل کر طواف کرنے کا بھی انہیں موقع نہیں تھا۔ حضرتِ عبداللہ ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں چھپ کر مسلمان عبادت کرتے تھے۔ مکے کے سارے طاقتور، پیسے والے اور برادری والے انہیں یہ بات آسان تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ یہ اسلام اور یہ محمد رسول اللہ ﷺ یہ چند دنوں کی بات ہے، چند دنوں میں وہ اسلام جو ہے معاذ اللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ ختم۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! ذرا سوچو کہ آج ذراسی پریشانی ہوتی ہے تو ہاتھ پاؤں چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں کہ یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ سنو، سنو کہ پریشانی تو تب ہو

جب ہم اپنے لئے کچھ کرتے ہوں۔ کام ہو اللہ اور اُس کے رسول کا تو ہم کیوں پریشان ہوں؟ جو کچھ اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو کچھ اللہ چاہے گا وہ ہوگا۔ بڑا سخت وقت تھا۔

ابوجہل کی حضور ﷺ کے ساتھ بدتمیزی

اب آپ سوچئے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی دادی جان، حضرتِ ابوبکر صدیق اور حضرت علی اور حضرت خدیجہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ چار پانچ آدمی ہیں سب ملا کر کے اور دباؤ میں ہیں۔ ایک دن صفاء کی جانب محمد رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا۔ صفاء کی پہاڑی سر اٹھا اُٹھا کر محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی تھی۔ ایک طرف مرہ کا پہاڑ بھی نظارہ کر رہا تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ آپ جانتے ہیں کہ لیڈر کو اپنی لیڈر شپ پر بڑا ناز ہوتا ہے۔ جس آدمی کو شہ مل جائے تسلی مل جائے وہ سمجھتا ہے کہ سب کچھ اسی کو مل گیا۔ ابوجہل کے پاس خاص کرسی بھی تھی، لیڈر شپ بھی تھی، برادری بھی اُس کے ساتھ، قوم بھی اُس کے ساتھ۔ وہ ہیرو آف دی نیشن تھا میرے دوستو، قومی رہنما تھا۔ صفاء کے قریب اُس نے محمد رسول ﷺ دیکھا اور اُس نے بکواس شروع کر دی۔ آپ جانتے ہیں کہ آدمی کے پاس شرم و حیا بھی نہ ہو، پیسہ بھی ہو، پاور بھی ہو تو پھر وہ آؤٹ آف کنٹرول ہوتا ہے۔ اُس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو بکواس کیا، گالی دی، جو کچھ وہ ظالم بکواس کر سکتا تھا اُس نے کیا۔ میرے دوستو اگر پتھر ہوتا تو وہ بھی پانی ہو جاتا، کوئی اور ہوتا تو پتہ نہیں اُس کا کیا حال تھا۔ لیکن سلام ہو اے آمنہ کے لال، محمد

رسول اللہ ﷺ نے نہایت صبر وشکر کے ساتھ اُس کی ساری باتیں سن لیں۔ایک لفظ زبان سے نہیں کہا،کوئی بات نہیں کی۔ باہر ہے کہ جاہل کی بات کا کیا جواب دینا۔ظاہر ہے کہ جاہل کی بات کا جواب جاہل ہی دے سکتا ہے اور وہ بھی جاہلوں کا سردار، ابوجہل۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا صبر وتحمل

اور اِدھر میرے دوستو! ساری دنیا کے صابرین اور شاکرین کے پیشوا اور نبیوں کے آقا ومولی حضرتِ محمد مصطفی ﷺ جیسا کہ آپ نے سنا۔اور چونکہ ابوجہل کو موقع ملا تھا اُس نے بکواس کیا۔ایک شخص کی لونڈی کہیں کھڑی ہوئی تھی اُس نے ساری باتیں سن لیں،اور اُس نے کہا کہ آمنہ کے لال کا ظرف، کنٹرول پاور تو دیکھئے کہ صبر وشکر کا پہاڑ بھی کانپنے لگتا لیکن یہ تو محمد رسول اللہ ﷺ کا صبر اور شکر ہے کہ سن کر خاموش رہے۔

ابوجہل کی بدتمیزی کی خبر حضرتِ حمزہ تک پہنچ گئ

میرے دوستو! یہ قدرت کا انعام ہے کہ اور سلیکشن ہے کہ یہ ہر شخص کو نہیں ملتا ۔حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقدر اور اللہ کا اُن پر بے شمار کرم ہوا کہ وہ شکار کر کے واپس لوٹ رہے تھے۔حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے باپ کا بڑا بیٹا اور مکے میں بہت نام تھا،اور ہر طرح سے آپ کی عزت تھی، مکے کے لوگ آپ سے کانپتے تھے۔ ہر طرف آپ کی ہیبت تھی،آپ شکار کیا کرتے تھے۔آپ کی عادت تھی کہ شکار کرتے، پھر کعبۃ

اللہ کا طواف کرتے اور پھر گھر چلے جاتے۔ آپ شکار کر کے آئے تو وہ لونڈی جس نے ابوجہل کو دیکھا تھا اور اُس نے بکواس کیا تھا۔ اُس نے حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ اے ابوعمّارہ! آپ کو کچھ پتا ہے کہ آپ کے بھائی کے بیٹے کے ساتھ آج کیا ہوا ہے؟ آپ اُدھر شکار کر رہے ہیں اور یہ جو ابوجہل ہے اِس نے آپ کے بھائی کے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آج اُس نے گالی دی۔ بکواس کیا اور جانے کیا کیا کہا۔

حضرتِ حمزہ کی سرکارِ دوعالم سے رشتہ داریاں

میرے عزیزو، میرے دوستو! بہت اچھا وقت تھا، قریشی خون جوش میں آگیا ۔اِس وقت رشتہ اُس نے پیش کیا کہ آپ کے بھائی کا بیٹا۔ بھتیجے کا رشتہ ہے، خون جوش میں آگیا اور بالکل صحیح جوش میں آگیا اور صرف یہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چچا ہی نہیں تھے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی بھی ہیں ۔صویبہ کا دودھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی پیا ہے اور حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی پیا ہے۔ دونوں کی چھاتی میں اور دونوں کی رگوں میں صویبہ کا دودھ، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیا اور حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی پیا۔ کیونکہ دونوں دودھ پیتے بھائی بھی تھے ۔اور مزے کی بات یہ ہے کہ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو ماں ہے وہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چچازاد بہن ہیں ۔یہ دونوں بھائیوں کی اولاد، ایک کی حضرتِ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دوسرے کی حضرتِ عالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور یہ دونوں چچازاد بہن بھی تھیں تو حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قریب سے رشتہ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

حضرتِ حمزہ نے ابوجہل کا سر زخمی کر دیا

اور رشتے کہ یہ بات تو ایک طرف، صحیح بات تو یہ ہے کہ اللہ کا کرم کہ اُس نے چن لیا۔ اور یہ تیر کمان لے کر وہاں چلے گئے جہاں سارے کافر موجود تھے۔ اور بالکل ابوجہل کے قریب پہنچ گئے، ابوجہل یہ سمجھ گیا تھا کہ اب میری خیریت نہیں، ابوالحکم نے کہا کہ اے ابوعمارہ آپ کا حال کیا ہے؟ تو بات تو بعد میں ہوتی لیکن آپ کے کمان ایک کو ایک سائیڈ سے اتنی زور سے مارا کہ اُس کے سر سے خون بہنے لگا۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! جہاں محبت ہو تو پھر وہ آدمی یہ نہیں دیکھتا کہ کون ہے اور کیا ہے۔ اور کہا کہ تو نے بکواس کیا ہے ''محمد'' سے؟ اور تو نے اِس قسم کی بدتمیزی کی ہے؟ اور کہا کہ ہے کوئی جو میرے مقابلے میں آئے؟ حالات میرے دوستو اتنے خراب ہوئے کہ لگتا تھا کہ تلواریں نکل آئیں گی۔ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو پہلے ہی تیار تھے۔ لوگوں کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوزیشن معلوم تھی کہ اگر اِن کی تلوار باہر آ گئی تو معلوم نہیں کہ کتنے مارے جائیں گے اور کیا ہوگا؟ لوگوں نے بیچ بچاؤ کر لیا اور ابوجہل نے بھی کہا کہ واقعی میں نے بکواس کی ہے۔

حضرتِ حمزہ نے بھی دامنِ مصطفیٰ ﷺ میں پناہ لے لی

جوش میں آ کر حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سنو اگر تم محمد ﷺ کے بارے میں بکواس کرتے ہو تو جو اُن کا دین ہے وہی میرا دین ہے۔ یہ کہہ کر محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے بیٹے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آج میں نے

اُس خبیث سے بدلہ لیا ہے۔ حضور ﷺ اپنے چچا کو محبت بھری نظر سے دیکھتے رہے اور ارشاد فرمایا کہ اے چچا جان اللہ اور اُس کا رسول آپ سے راضی ہو آپ کلمہ پڑھ لیجئے۔ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے آپ نے کہا کہ اے بیٹا! میں اِس کیلئے تیار ہوں اور آپ نے کلمہ پڑھ لیا۔

حضرتِ حمزہ کے ایمان نے اسلام کو طاقت دے دی

میرے دوستو! اسلام کمزور تھا زورآور ہو گیا، اسلام کو طاقت مل گئی، اسلام کی جو عمارت تھی یہ بغیر ستون تھی اسلام کو حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان سے ستون مل گیا۔ ایک نعرہ بلند ہوا اور کافروں کی کمر ٹوٹ گئی کہ یہ کیا ہوا؟ میرے دوستو! حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایمان سے مشرف ہوئے تین ہی دن ہوئے تھے کہ حضرت ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گھاٹی میں بیٹھے ہوئے تھے اُس مکان میں، ایک مسلمان نے چھپ کر دیکھا کہ اُس مکان میں سامنے حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہیں۔ اب یہ لوگ تو پہلے ہی پریشان تھے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان لانے کے بعد لوگوں میں اور جوش پیدا ہو گیا، کسی نے کہا کہ حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سامنے کھڑے ہیں، تو حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ عمر کھڑے ہیں تو کیا ہوا؟ آپ نے فوراً تلوار نکالی اور فرمایا کہ سنو اگر عمر آتے ہیں تو آنے دو۔ اگر وہ اچھی نیت سے آئے تو اُن کو خوش آمدید کہا جائے گا اور اگر وہ بری نیت سے آئے تو پھر یہ میری تلوار ہے۔ میرے دوستو اُس وقت اسلام کی کیا کنڈیشن تھی اور حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے سے مسلمان ڈر گئے بظاہر۔ لیکن

یہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں فرمایا اِس میں ڈرنے کی کیا بات ہے آنے دو۔ دروازہ کھول دیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بازوؤں سے پکڑ کر محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ وہ تو پہلے ہی کہتے تھے کہ ذرا بھی انہوں نے کوئی بات کی تو اِس کیلئے تو وہ تیار تھے۔ پوچھا گیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کیسے آئے اور یہ سارا واقعہ آپ کو معلوم ہے کہ بعد میں ایمان لے آئے اور کلمہ پڑھ لیا تو بس اِن دو کے ایمان لانے سے کافروں کی کمر ٹوٹ گئی۔ نعرہ تکبیر بلند ہوا اور فیصلہ کر لیا گیا کہ اب خدا کی عبادت چھپ کر نہیں ہوگی۔ اب دارِ ارقم میں چھپ کر عبادت نہیں کی جائے گی۔ پھر حال یہ ہوا میرے دوستو کہ ایک طرف حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسری طرف حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلواریں لے کر کعبے کے اندر گئے اور عبادت کی اور اعلان کیا کہ جس کو ہمت ہو وہ آجائے سامنے۔

جنگِ بدر میں کفار کے لیڈر واصلِ جہنم ہو گئے

میرے دوستو! عرض یہ کر رہا ہوں کہ اسلام ترقی کرتا رہا، حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت، اُن کی شجاعت کام آگئی۔ اور پھر یہ ہوا کہ جنگِ بدر میں کافروں کے بڑے بڑے جو لیڈر تھے وہ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار کے نیچے آچکے تھے۔ ایک ایک کا صفایا کر دیا گیا۔ اور یہ سب رشتہ دار تھے یہ مت بھولئے کیونکہ آج ہماری کمزوری یہی تو ہے کہ جہاں مسئلہ ہو تو وہاں یہ آدمی تمہارا رشتہ دار ہے یہ ایمان کی کمزوری کی بات ہے۔ اسلام میں رشتہ داری کا کوئی تعلق نہیں میرے دوستو، اسلام

میں ایک ہی رشتہ ہے اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی کا رشتہ ہے۔ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار جنگِ بدر میں چمک رہی تھی ۔ اُن کی طاقت اور ان کی بے پناہ قوت کا اندازہ کون کرسکتا ہے کہ جو دونوں ہاتھوں سے تلوار لے کر آتے ۔ اور کافروں کے پُشتے کے پُشتے الٹ رہے تھے گردنیں کٹ رہی تھیں، جس طرح سے سبزی کاٹتے ہیں اس طرح سے حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار کافروں کی گردنیں اور کافروں کا بدن اور جسم میرے دوستو کٹ رہا تھا۔ اور حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدانِ جنگ میں چھائے ہوئے تھے ۔ عتبہ بھی اُس میں مارا گیا اور شیبہ بھی اُس میں مارا گیا اور جو بڑے بڑے تھے، حضرتِ ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا باپ مارا گیا، چچا مارا گیا، بڑا بھائی مارا گیا۔

حضرتِ ہندہ کی قسم کھانے کی وجہ

خدا کی قدرت دیکھئے اور اللہ کی دَین دیکھئے کہ حضرتِ ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آج آپ بھی حضرت کہہ رہے ہیں اور میں بھی حضرت کہہ رہا ہوں اور ساری دنیا حضرتِ ہندہ کا نام لیتی ہے تو ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کہتی ہے، صحابیہ ہیں۔ لیکن جنگِ بدر کے بعد انہوں نے قسم کھائی تھی کہ خوشبو نہیں لگائیں گی اور اچھا کھانا نہیں کھائیں گی جب تک کہ وہ اپنے باپ، چچا اور بڑے بھائی کا بدلہ نہیں لے لیتیں۔ آپ جانتے ہیں کہ باپ کا غم، چچا اور بھائی کے مارے جانے کا غم اُن کے دل میں اِس قدر تھا کہ انہوں نے قسم کھائی تھی کہ جب تک وہ اپنے باپ اور بڑے بھائی کا بدلہ نہ لیں اُس وقت تک وہ کوئی کام نہیں کریں گیں۔ دماغ پر اُن کے خون سوار تھا اور آپ جانتے ہیں کہ ابوجہل

خبیث کے مرنے کے بعد جو کمانڈنگ پاور تھی وہ حضرتِ ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آگئی تھی۔کمانڈ اینڈ چیف کفارِ مکہ کے، کمانڈ کفارِ مکہ کی حضرتِ ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں اور ادھر اُن کی بیوی حضرتِ ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ لوگ بے چین تھے کہ کہاں سے موقع ملے۔

جنگ اُحد کا واقعہ

میرے عزیزو، میرے دوستو! اللہ کا جو فیصلہ ہوتا ہے وہ برحق ہے۔اور اللہ کے فیصلے میں کسی کو چوں کرنے کی بھی گنجائش نہیں۔ جنگ اُحد بھی ایک ایسی لڑائی تھی کہ جس میں عبرت بھی ہے، نصیحت بھی ہے، مسلمانوں کو وارننگ بھی دی اور مسلمانوں کو بتا دیا کہ دیکھو کہ پیغمبر جو ارشاد فرما دیں، پیغمبر کے ارشاد فرما دینے کے بعد وہاں اِس کیلئے کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ چوں و چراں کیا جائے، ایسا کیوں اور ویسا کیوں؟ کچھ نہیں۔پیغمبر جو فرما دیں چاہے تمہاری سمجھ میں آئے یا نہ آئے جنگِ اُحد میں دوستو خدا کو منظور ہی یہی تھا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔صحابہ نے جنگِ اُحد میں حضور ﷺ کی مخالفت نہیں کی بلکہ یہ اُن کا جوش تھا اور انہوں نے اپنے ایمان کا اظہار کیا ورنہ ظاہر ہے کہ پیغمبر کی مخالفت کیسے کرتے وہ تو صحابی ہیں۔

تلوار لے کر حضور ﷺ میدانِ جنگ میں آ گئے

ایک بات یہ ہوئی اور دوسری بات یہ کہ پیارے نبی ﷺ نے جو پوزیشن مسلمانوں کو دی تھی، جہاں سے تیروں کی بارش کی جا رہی تھی تو اُس میں آپ ﷺ

نے فرمایا کہ فتح ہو یا کچھ بھی لیکن پوزیشن کو مت چھوڑنا۔ ایک تو پہلا جو حکم ارشاد فرمایا وہ مسلمانوں کے جوش کی وجہ سے، دوسری نصیحت یہ تھی کہ دیکھو پوزیشن کو نہیں چھوڑنا۔ بس میرے عزیزو، میرے دوستو! مقدر میں جو کچھ ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ جنگِ اُحد میں یہ ہوا کہ حضور ﷺ خود بھی تشریف لے گئے جنگ کا لباس پہن کر اور تلوار لئے ہوئے۔ صحابی نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ جو آپ کا مشورہ وہ صحیح ہے لیکن آپ تشریف رکھئے، فرمایا مرد جب ارادہ کر لیتا ہے وہ پیچھے نہیں ہٹتا۔ اب پیغمبر نے تلوار لے لی اور میدان جنگ کی طرف، چونکہ حضور ﷺ کی نظر تھی کہ کیا ہونے والا ہے اور یہ سب کیا ہو رہا ہے۔

جنگِ اُحد میں کافروں کی پسپائی اور مالِ غنیمت

جنگ اُحد میں میرے دوستو جب پہلا حملہ ہوا اُس میں مسلمانوں کو فتح ہوئی، کافر پیچھے جا چکے تھے۔ مسلمانوں نے سمجھا کہ جنگ ختم ہوگئی ہے اور مالِ غنیمت رکھا ہوا ہے اور یہ مالِ غنیمت اُن کا حق ہے۔ میرے عزیزو دنیا میں جہاں بھی ہو، حالانکہ وہاں دنیا نہیں تھی وہ تو حضور ﷺ کے جانثار تھے، لیکن دنیا جہاں بھی آتی ہے وہاں شر پیدا ہوتا ہے۔ مالِ غنیمت میں وہ لوگ متوجہ ہوگئے، اُس وقت ذہن میں یہ بات نہیں رہی جو سپہ سالار تھے انہوں نے کہا کہ تم لوگ جاؤ لیکن ہم لوگ تو نہیں جائیں گے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمادیا ہے کہ تم اِس جگہ کو نہ چھوڑو، وہ لوگ مالِ غنیمت جمع کرنے کیلئے اُدھر متوجہ ہوگئے، اُدھر خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدا کی قدرت دیکھئے کہ کس کے

ہاتھ کیا کام ہوا اور کیا خدا کی قدرت ہے حضرت ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی مسلمان ہوئیں، حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی مسلمان ہوئے۔

جنگ اُحد میں مسلمانوں پر حملہ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ تو کمانڈر اِن چیف تھے۔لیکن جنگِ اُحد میں یہ جاتے جاتے بھاگ کر جامڑے، جاتے جاتے پیچھے پلٹ کر یہ جو دوبارہ حملہ کیا اُس وقت تو میرے دوستو مسلمان اُٹھ چکے تھے تو پھر میرے دوستو لڑائی کی جو پوزیشن تھے وہ بدل گئی۔اُس وقت مسلمانوں کو فتح ہوئی تھی لیکن اُس کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے سے حملہ کیا اُس کی وجہ سے سارا میدان کا نقشہ بدل گیا۔

شیطان کا شور مچانا

اُدھر شیطان نے شور کر دیا کہ معاذ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ شہید ہوگئے۔اور اتنی پریشانی ہوئی کہ چاروں طرف سے تیروں کی بارش، محمد رسول اللہ ﷺ بیچ میں، اِدھر حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اِدھر حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اِدھر حضرتِ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اِدھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اِدھر حضرتِ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔تین چار، پانچ آدمیوں کے بیچ میں محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور چاروں طرف سے تیروں کی بارش ہورہی ہے۔کوئی ہاتھ لگا ہے کوئی سینہ لگا رہا ہے ایک عجیب عالم، اب کیا کیا جائے؟ محمد رسول اللہ ﷺ نے چاہا کہ فوراً وہ کسی اونچی جگہ آجائیں تاکہ مسلمانوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ حضور ﷺ اللہ

کے فضل سے خیریت سے ہیں ۔اِس افراتفری کے عالم میں میرے دوستو جب یہ پریشانی ہوئی اور جنگ کا نقشہ بدلہ اور پوزیشن میں تبدیلی ہوئی تو حضور ﷺ کے روئے انور پر پتھر بھی لگے معاذ اللہ اور حضور ﷺ کے دانت شریف کی شہادت بھی ہوئی، خون بھی نکلا۔ یہ سارا منظر ایسا تھا کہ لوگ کانپ گئے۔

حضرتِ طلحہ کو جنت کی بشارت

حضور ﷺ پر اُس وقت اتنی کمزوری لاحق تھی کہ پہاڑ کے اوپر چڑھنا چاہا تو حضور ﷺ اُس پر چڑھ نہیں سکے۔ اُس وقت حضرتِ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے اپنا سر نیچے کیا اور اپنے کاندھے کے اوپر حضور ﷺ کو اُٹھا کر اُس ٹیلے کے اوپر کیا ۔اِدھر حضرتِ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کیا اور اُدھر حضور ﷺ نے بشارت دی کہ اے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مبارک ہو تمہارے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اُدھر حضور ﷺ اُس ٹیلے کے اوپر جلوہ فرما ہیں اور اعلان ہو گیا کہ حضور ﷺ یہاں موجود ہیں۔

حضرتِ حمزہ کو شہید کرنے کیلئے حضرت وحشی کا تقرر

یہ سب ہو رہا تھا اور اُدھر حضرتِ ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے باپ کا، چچا اور بھائی کا بدلہ لینے کیلئے حضرتِ وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو غلام تھے اُن کو ایک فن آتا تھا اور وہ فن یہ ہے کہ حملہ کرنے کیلئے دور سے اُن کا نشانہ اتنا صحیح ہوتا تھا کہ جس چیز پر وہ نشانہ لے کر ماریں بس وہیں نشانہ اُن کا بیٹھ جاتا تھا۔ خدا کی قدرت ہے کہ جب مکے میں تھے حضرتِ وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُن سے وعدہ کیا گیا تھا کہ معاذ اللہ تم اگر حضرتِ حمزہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو شہید کردو گے تو تم کو آزاد کر دیا جائے گا اور دنیا کی ساری نعمتیں تم کو دی جائیں گی۔ یہ ایک خنجر لیکر اور تیر لیکر پوزیشن لئے ہوئے بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُدھر سے کافروں کو مارتے ہوئے میدان جنگ میں اٹیک کیا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے سے، اور میدانِ جنگ کا نقشہ بدل چکا تھا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مار رہے تھے کافروں کو، اتنے میں وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موقع مل گیا۔

حضرتِ حمزہ کی ناف میں تیر مارا گیا

حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھک چکے تھے کافروں کو مارتے مارتے اب واپس ہو رہے تھے کہ وحشی نے بالکل چھپ کر کے اور وہاں سے تیر لے کر کے پھینکا۔ تو وہ بالکل حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناف میں آ کر لگا اور وہ اتنا تیز تھا کہ وہ فن تو آتا تھا وحشی کو کہ وہ ایک طرف سے لگا اور دوسری طرف سے نکل گیا۔ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گر گئے۔ عالم یہ تھا میرے دوستو کہ کوئی اُن کے قریب آنے کیلئے تیار نہیں تھا اتنا ڈر اور خوف تھا۔ پھر یہی وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور پھر شہید کیا حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور اُس کے بعد جو واقعات ہوئے میں کیا آپ کو بیان کروں کہ اُس کے بعد ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور انہوں نے سارا غصہ نکالا باپ کا، بھائی کا اور چچا کا۔

حضرت حمزہ کی لاش کے ٹکڑے کر دیئے

حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر کو ٹکڑے ٹکڑے انہوں نے کیا دل نکالا اور کیا کچھ نہیں کیا۔ میرے دوستو وہ سید الشہداء ہیں سارے شہیدوں

کے سردار۔ آپ کے جسم کو اتنا بگاڑ دیا کافروں نے ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، خدا کی قدرت دیکھئے کہ ہم کسی کو کچھ نہیں سکتے کہ لاش مبارک کو پہچاننا مشکل تھا جب جنگ ختم ہوئی اور لاشوں کو ڈھونڈا گیا تو حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں سے پہچانا گیا۔

سید الشہداء کا کفن

سرکار ﷺ کا حال یہ تھا کہ آنکھوں میں آنسو، اور اِس قدر بے چین، اِس قدر بے چین، روتے جاتے اور یہی کہتے جاتے کہ چچا جان آپ پر خدا کی رحمت ہو، آپ پر خدا کی رحمت ہو۔ جب حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفن پہنایا گیا تو کفن کیا میرے دوستو ایک چادر تھی کہ جس سے سر اگر چھپایا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور اگر پاؤں چھپائے جاتے تو سر کھل جاتا ایک ہی چادر میں آپ کو دفن کیا گیا، پاؤں کے پاس کچھ گھاس ڈال دیئے گئے۔

شہادتِ حمزہ کا حضور ﷺ پر غم

پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھائی تو ستر تکبیر، یہ خصوصیت ہے حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ کی کہ ستر تکبیر صرف ایک جنازہ میں محمد رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی۔ اتنا غم، اتنا غم کہ اعلان کر دیا کہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل جہاں بھی ملے پکڑ کر قتل کر دو۔ جس وقت مسلمانوں کا لشکر مدینہ طیبہ کے پاس آیا انصاریوں نے رونا شروع کیا، مہاجرین نے رونا شروع کیا اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا کہ آج حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوپر رونے والا کوئی نہیں، تو اُس وقت محمد رسول اللہ ﷺ زار و

قطار رو رہے تھے۔ اتنے روئے، اتنے روئے کہ داڑھی شریف سے آنسوؤں کی جھڑیاں اور سارا ہجوم رو رہا تھا۔

مزار شریف کے اندر سے سلام کا جواب

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ وہ عظیم اسلام کا خزانہ اور اسلام کے اتنے بہادر حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ آج اُن کے مزارِ انور پر خدا کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ آج بھی جب کوئی غلام اُن کو جا کر سلام عرض کرتا ہے تو آج بھی وعلیکم السلام کی آواز اُن کے مزارِ انور سے آتی ہے۔ آج بھی اگر کسی کے سر میں درد ہو جائے تو حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کی مٹی سر میں دبا دی جائے تو سر میں درد ختم ہو جاتا ہے۔ آج بھی اُن کے مزارِ انور کا ایک ایک ذرہ تبرک ہے اور مزارِ انور تو مزار انور ہے میرے دوستو، حدیثوں میں ارشاد ہوا کہ جب تم اُحد میں جاؤ پہاڑیوں سے کچھ کھاؤ، پتہ ہو تو پتہ ہی اور پتے میں بھی برکت ہے حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی، یہ اسلام کا عظیم انسان ہے اور جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ کے قطب ہیں، آج اُن کا فیضان جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! خدا کا شکر ہے کہ آج ہم حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور نذرانہ عقیدت پیش کر رہے ہیں یہ مختصر سا معروضہ، مختصر کا واقعہ کا پیش کر دیا گیا باقی یہ اِدھر اُدھر کا واقعہ اردو کی کتابوں میں حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ اصل واقعہ یہی ہے کہ جو میں نے بیان کیا۔

اے رب کریم! ہم لوگ دین کی خدمت کر رہے ہیں حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صدقہ ہمیں دین کی خدمت کی توفیق عطا فرما۔

امامِ حسن کا دورِ خلافت

حضرتِ امامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بڑے صاحبزادے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے شہزادے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ میرا بیٹا سید ہے، اللہ تعالیٰ دو بڑی جماعتوں کے درمیان میں اِن کے ذریعے صلح کرائے گا۔ الحمد للہ آپ اپنے والدِ ماجد کی شہادت کے بعد چھ مہینے خلیفہ رہے اور تیس سال پورے ہو گئے۔ حضور ﷺ کی بشارت کے بعد آپ نے اپنی خلافت حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دی۔

امامِ حسن کی سخاوت

اور پوری زندگی سرکارِ دو عالم ﷺ کا خزانہ آپ لٹاتے رہے۔ بہت خرچ کرتے تھے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو یہ خوبی عطا فرمائی تھی کہ غرباء، فقراء، یتیموں اور غلاموں کو یہ دیتے تھے۔ پوری زندگی خدمت کی، لیکن آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیک بندوں کے دشمن بھی ہوتے ہیں یزید کی پارٹی اور یہ سمجھ رہے تھے کہ جب تک امامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کام نہیں بنے گا۔

امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دیا گیا

چنانچہ امامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ زہر دیا، یہ شکست تھی اور آخری کوشش

کی کہ جب آدمی ہارتا ہے تو وہ یہی کرتا ہے۔ مارنا، گالی دینا، زہر دینا، میرے دوستو یہ شکست ہونے والی تھی جب امامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دیا گیا۔ آپ دنیا کے تشریف لے گئے لیکن آپ کے نانا جان کا دین اور اُن کا جو ارشاد انہوں نے جو قربانی دی وہ باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گی ۔ میرے عزیزو، میرے دوستو اِن دونوں آقاؤں کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کریں گے۔ وما علینا الا البلغ المبین

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے

آڈیو، ویڈیو بیانات کے تحریری رسائل کا مجموعہ بنام ''بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''





















